جاوید احمد غامدی

قرآن مجید کا موضوع

قرآن مجید کے بارے میں یہ بات اس کا ایک عام قاری بھی بہت آسانی کے ساتھ جان سکتا ہے کہ اس کا موضوع صرف وہ حقائق ہیں جن کو ماننے اور جن سے پیدا ہونے والے تقاضوں کو پورا کرنے ہی پر انسان کی ابدی فلاح کا انحصار ہے۔ وہ انہی حقائق کو انفس و آفاق اور تاریخ کے دلائل سے ثابت کرتا' بنی آدم کو انہیں ماننے کی دعوت دیتا' ان کو جھٹلا دینے کے نتائج سے انہیں خبردار کرتا اور ان سے جو تقاضے پیدا ہوتے ہیں' ان کی شرح و وضاحت کرتا ہے۔ ان کے علاوہ کسی چیز سے اسے بحث نہیں ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کیلئے وہ عالم طبیعی کے بارے میں بھی اگر کچھ کہتا ہے تو اس کا بیان کبھی حقیقت کے خلاف نہیں ہوتا' لیکن اس عالم کے متعلق جو علوم و فنون انسان کی عقل نے دریافت کئے ہیں اور جو وہ آنے والے زمانوں میں دریافت کرے گی' انہیں قرآن مجید کبھی زیر بحث نہیں لاتا' اس طرح کی کوئی چیز سرے سے اس کا موضوع ہی نہیں ہے۔

لیکن اسے کیا کہئے کہ اس امت کی تاریخ میں بارہا لوگ اس کتاب کو اس کی اصلی صورت میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے پہلے یہ مقدمہ قائم کیا کہ یہ چونکہ اللہ کی کتاب ہے اس لئے دنیا کے سارے علوم و فنون اس میں "لامحالہ" ہونے چاہئیں۔ اس کے بعد وہ اپنے اس مقدمے کو ثابت کرنے کیلئے اس بات کے درپے ہوئے کہ کسی طرح ان علوم و فنون کے ماخذ اس کی آیات میں سے ڈھونڈ نکالے جائیں۔ چنانچہ زبان و بیان اور نظم کلام کی ہر دلالت کو نظر انداز کر کے

کبھی فلسفہ یونان کے اوہام اس سے ثابت کئے گئے' کبھی ایک خاص زمانے کی سائنسی معلومات کے بارے میں دعویٰ کیا گیا کہ وہ در حقیقت اس کی فلاں آیت سے اخذ کی گئی ہیں' کبھی علم طب اور نجوم و فلکیات کے بعض عقائد اس سے برآمد کئے گئے اور کبھی انسان کے ایٹم بم بنانے اور چاند پر پہنچنے کا ذکر اس میں سے نکال کر دکھایا گیا۔

یہ ساری زحمت لوگوں کو صرف اس لئے اٹھانا پڑی کہ انہوں نے اللہ کی اس کتاب کے بارے میں بالکل غلط تصور قائم کر لیا۔ وہ اس بات کو نہیں سمجھے کہ عالم کے پروردگار نے اس کتاب سے پہلے انسان کو عقل عطا کی ہے' جس طرح یہ کتاب پروردگار کی عنایت ہے اسی طرح عقل بھی اسی کی عنایت ہے۔ چنانچہ جن معاملات میں عقل کی رہنمائی اس کے لئے کافی ہے ان سے اس کتاب کو کوئی تعلق نہیں' اور جن سے یہ کتاب بحث کرتی ہے' ان میں عقل اگر اپنے وجود ہی سے غافل نہ ہو جائے تو اس کی رہنمائی سے کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتی۔

یہ صرف قرآن مجید کا معاملہ نہیں' اللہ کے نبیؐ نے اپنے بارے میں یہ حقیقت اپنے ماننے والوں کو بڑی وضاحت کے ساتھ سمجھائی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے لوگوں کو کھجوروں میں گابھا دیتے ہوئے دیکھا تو فرمایا' اس کے بغیر ہی ٹھیک ہے' انہوں نے اس سال گابھا نہیں دیا۔ چنانچہ پھل بہت ردی آیا۔ لوگوں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا' تم اس طرح کے معاملات کو مجھ سے بہتر سمجھتے ہو' میں تمہیں اللہ کا دین بتانے آیا ہوں اس لئے میری طرف صرف اسی کے لئے رجوع کیا کرو۔

ہم اگر قرآن مجید سے فی الواقع ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں کہ اس کی طرف صرف دین کے حقائق و معارف جاننے کے لئے ہی رجوع کیا جائے۔ اپنے سونے کے لئے چارپائی بنانے اور اپنی آواز زہرہ و مریخ تک پہنچانے کیلئے ہمیں اپنی عقل کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ان سب کاموں کیلئے بڑی صلاحیت دی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ اس نے انسان کو اپنے دائرہ عمل میں کبھی مایوس نہیں کیا۔

قرآن مجید ہم کو یہ بتانے کے لئے نازل کیا گیا ہے کہ ہم اپنے پروردگار کی رضا اس دنیا میں کن چیزوں کو مان کر اور کن چیزوں پر عمل کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس کی آیات میں اپنی خواہشوں کا مضمون پڑھنے کے بجائے اپنی خواہشوں کو اس کی پیروی کے لئے مجبور کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات اس میں جگہ جگہ واضح کی ہے کہ اس سے ہدایت حاصل کرنے کی پہلی شرط یہی ہے کہ انسان اس کے سامنے اپنی خواہشوں سے دست بردار ہو جائے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص دنیا کے سارے علوم و فنون اسی ایک کتاب میں دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو' لیکن اس کی یہ خواہش اس حقیقت کو نہیں بدل سکتی کہ اس میں صرف اسی علم کا بیان ہے جو انسان کی ابدی فلاح کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ وہ اگر اس کتاب کے سامنے اپنی اس خواہش سے دست برداری کے لئے تیار نہ ہوگا تو اس کے شب و روز پھر "لامحالہ" اس کے معنی الٹ دینے کی کوشش ہی میں بسر ہو جائیں گے۔ یہود و نصاریٰ نے اپنی اسی طرح کی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے توریت و انجیل کے ساتھ جو کچھ کیا' وہ اب کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے' بلکہ اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ خود انہی کے ہاں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس امت میں بھی کوئی شخص اگر اس راستے پر چل نکلے تو عامتہ الناس میں' بے شک' اس کیلئے پذیرائی کے بڑے مواقع ہیں۔ وہ بالعموم اسی طرح کی چیزوں سے خوش ہوتے اور انہی کو علم و تحقیق کا بڑا کمال سمجھتے ہیں' لیکن اس کے نتیجے میں اہل علم کی مجالس میں اسے ایک خندہ استہزا اور آخرت میں اللہ کے غضب و انتقام کے سوا یقیناً کچھ حاصل نہ ہوگا۔

> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالیاں دے۔ صحابہؓ نے پوچھا' یا رسول اللہ! کیا کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دے سکتا ہے؟ تو فرمایا' ہاں' (وہ اس طرح کہ) یہ شخص کسی دوسرے شخص کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا اور یہ شخص اس کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا"۔ (صحیح مسلم)